خطبہ نمبر ۱۰

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

خطباتِ جمعہ

موضوع: انوار رمضان مع شب قدر و صدقۂ فطر

مرتب: مولانا محمد اکبر علی برکاتی

(باگی، کدورہ، جالون یو، پی)

پیش کش: روشن مستقبل دھلی

بسم اللہ الرحمن الرحیم الحمد للہ الذی انزل القران فی شھر رمضان و جعل صیامہ فریضۃ علی کل مومن و مومنۃ من الانس و الجان والصلوۃ والسلام علی وجہ تخلیق الانفس والامکنۃ وعلی الہ واصحابہ وازواجہ فی کل احیان. اما بعد.

فاعوذ باللہ من الشیطن الرجیم. بسم اللہ الرحمن الرحیم..

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ (البقرۃ183) صدق اللہ العظیم..

کچھ عرض و معروض سے پیشتر اپنی اور پوری کائنات کے آقا و مولی حضور اقدس سید عالم نور مجسم، فخر بنی آدم، رحمۃ للعالمین وجان عالمین محمد مصطفے ﷺ کی مقدس بارگاہ میں درود پاک کا نذرانہ پیش کریں۔

اللہم صل علی سیدنا ومولانا محمد وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین برحمتک یاارحم الراحمین ۔

انساں کو ظلمتوں سے نکالا قرآن نے
بندوں کو اپنے رب سے ملایا قرآن نے

بے جان پتھروں کی تماثیل کے حضور
سجدوں سے ہم کو کس نے بچایا قرآن نے

ہے کاغذی تمام کتابوں کا نشیمن
مسکن دلوں کو کس نے بنایا قرآن نے

اقرأ سے ابتدا ہوئی تکمیل پر تمام
علم و ہنر کا درس سکھایا قرآن نے

مظلوم قتل نفس ہے انسانیت کا قتل
کہہ کر امن کا دیپ جلایا قرآن نے

زانی کو رجم و درے کی تعذیب حکم سے
بہنوں کی عصمتوں کو بچایا قرآن نے

تقوی مدار فضل ہے حسب ونسب نہیں
رنگ ونسل کا فرق مٹایا قرآن نے

اکبر کو بھی بنائے گا رشک قمر ضرور
ذروں کو آفتاب بنایا قرآن نے

(از۔ محمد اکبر علی برکاتی)

خطبہ مسنونہ کے بعد جو آیت کریمہ تلاوت کی ہے اس کا ترجمہ سماعت فرمالیجیۓ۔ اللہ جل مجدہ ارشاد فرماتا ہے۔

اۓ ایمان والوتم پرروزے فرض کیئے گئے جیسے اگلوں پرروزے فرض ہوئے تھے کہ کہیں تمہیں پرہیزگاری ملے (کنزالایمان)

ایمان کی کھیتی سرسبز و شاداب کرنے اور اس سے گناہوں کی گندگی دھونے کا مہینہ

مئی جون کے مہینوں میں جب سورج بلند ہونا شروع ہوتا ہے توایسا محسوس ہوتا ہے کہ یہ اپنی گرمی و تپش سے ہر چیز کو جلا کر خاکستر کر دے گا۔ لو کے تھپیڑے یہ احساس دلاتے ہیں کہ دنیا والوں خصوصاً خط استوا (بھومدھیہ ریکھا) اور اس کے آس پاس بسنے والوں پر جہنم کا کوئی دروازہ کھول دیا گیا ہے۔ اور زمین خشک ہوکر ایسی چیخ جاتی ہے کہ دڑّے دس دس فٹ کی گہرائی تک چلے جاتے ہیں۔ اور ایسا محسوس ہوتا ہے کہ اس مردہ زمین میں کچھ اگے گا نہیں۔ مگر جب اس کے بے پایاں فضل و کرم سے باران رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ تو اسی مردہ نظر آنے والی زمین پر اس طرح دھانی چادر تن جاتی ہے کہ اگر کسی اندھے کو پہلی بار اسی وقت بینائی ملی ہو تو وہ یہ بات ماننے کو تیار نہ ہوگا کہ یہ زمین ابھی مہینہ بھر پہلے ایسی تھی کہ ہریالی کا نام و نشان نہ تھا۔ لو کے وہی گرم گرم تھپیڑے نرم نرم ٹھنڈی ہواؤں میں تبدیل ہو جاتے ہیں اور انسان اسی ماحول میں کسی باغ میں کھڑے ہوکر کہتا ہے۔

بادِنسیم آج بہت خوشگوار ہے شاید ہوا کے رخ پہ کھلی زلف یار ہے

قرآن مقدس اسی منظر کی طرف غور کرنے کی دعوت دی ہے۔

وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَاأَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ(5حج)

ترجمہ۔ اور توزمین کو دیکھے مرجھائی ہوئی۔ پھر جب ہم نے اس پر پانی اتارا، تروتازہ ہوئی، اور ابھر آئی۔ اور ہر رونق دار جوڑا اگالائی۔(کنزالایمان)

لو کے تھپیڑوں اور ہواؤں کے بگولوں سے جو گرد و غبار اڑ کر مکانوں، شہروں، درختوں، پہاڑوں اور دیگر مقامات بیٹھ جاتا ہے۔ بارش کے پانی سے پاک پروردگار ایسی صفائی فرمادیتا ہے کہ وہ سب نالوں ندیوں کے ذریعہ بہ کر سمندر میں گر جاتا ہے۔ اس طرح درختوں پہاڑوں کا رنگ نکھرانکھرا نظر آتا ہے۔ اور زمین کی گرمی کو اس طرح ٹھنڈا کر دیتا ہے کہ وہ اپنی کوکھ میں رنگ برنگے پھول پھل پالتی ہے جو انسانوں اور حیوانوں کی بقا کا ذریعہ بنتے ہیں۔

وضو شبنم سے کرتا ہے غسل بارش سے کرتا ہے　　　وضو و غسل کر کے پتہ پتہ حمد کرتا ہے

ندامت سے گرے قطروں سے دل کے میل دھوتا ہے　　　وہ بارش سے جہاں دھرتی کی گرمی کو مٹاتا ہے

(محمد اکبر علی)

اسی طرح وہ غافل مسلمان جو اپنی شامت نفس اور شیطان کے بہکاوے میں آکر طرح طرح سے خدا کی نافرمانیاں کر کے اپنے ایمان کی زمین کو خشک کر ڈالتا ہے یہاں تک کہ اسے دیکھ کر ایسا محسوس ہوتا ہے کہ شاید اس کا ایمان ہی رخصت ہو چکا ہے۔ مگر جب اللہ تبارک وتعالی اپنا فضل واحسان فرماتا ہے، اور رحمتوں برکتوں کی بارش کا مہینہ رمضان المبارک آ جاتا ہے، تو وہی گنہگار ایسے نیک اعمال کرتا ہے کہ دیکھنے والا کہہ اٹھتا ہے کہ اسنے کبھی جو اشراب یا دیگر برائیوں کا ارتکاب کیا ہی نہ ہوگا۔ خوش قسمت ہیں وہ مسلمان جو پورے سال رمضان جیسی عبادت کرتے ہیں مگر ان پر بھی خدائے قدوس کا فضل و کرم ہے جنہیں رمضان المبارک کی برکتوں سے خوب خوب حصہ عطا فرمایا۔

ایک کا ستر

سال کے گیارہ مہینہ عبادت کریں صدقات و خیرات یا دیگر نیکیاں کریں مگر ایک کے بدلے دس ملیں گی مگر رمضان المبارک میں ستر گنا عطا فرماتا ہے۔ اگر اللہ تبارک وتعالی کا فضل شامل حال ہو جائے تو ایک کی سات سو(۷۰۰) بلکہ اس

سے بھی زیادہ عطافرماتا ہے۔ اخلاص وایمان کے اعتبار سے ثواب میں کمی بیشی ہوتی ہے،اس مہینہ میں ایک فرض ادا کیا تو ستر فرض کا ،اور نوافل کا ثواب فرض کے برابر ملتا ہے ۔ اسی مہینہ کی آخری عشرے کی طاق (۲۱، ۲۳، ۲۵ ،۲۷، ۲۹)راتوں میں ایک رات ایسی بھی ہے جو کہ ایک ہزار مہینوں (تراسی سال چار مہینوں) سے افضل ہے ۔ایک روایت ہے جس میں یہ بیان کیا گیا ہے کہ اللہ عزوجل نے دس چیزوں کو دس چیزوں میں چھپا رکھا ہے ۔ابتداء یہاں سے کہ۔

ان اللہ کتم عشر افی عشر ،کتم اسم الاعظم فی القرآن،وکتم لیلۃ القدرفی رمضان ،و غیرہ۔

لیلۃ القدر کو پوشیدہ رکھنے میں کیا کیا حکمتیں پوشیدہ ہیں ان کا حقیقی علم تو اللہ عزوجل اور اس کے بتانے وہ جانیں جنہیں اس نے بتایا ہو۔ مگر تفسیر کبیر میں سیدنا حضرت امام فخر الدین رازی رضی اللہ تعالی عنہ نے کچھ بیان فرمائے ہیں ۔آپ بھی ملاحظہ فرمالیجئے۔جس طرح دیگر اشیاء کو پوشیدہ رکھا۔ مثلا

(۱)اللہ عزوجل نے اپنی رضا کو اطاعتوں میں پوشیدہ فرمایا۔ تاکہ بندے چھوٹی بڑی ،مالی و جسمانی،علمی و عملی ،ہر طرح کی عبادت میں رغبت و کوشش کریں کہ معلوم نہیں پاک پروردگار کس عبادت سے خوش ہو جائے۔

(۲)اسی طرح اپنے غضب کو معصیت میں پوشیدہ رکھا کہ۔ ہر قسم کے گناہ سے بچتے رہیں کہ پتہ نہیں اللہ جل مجدہ کا قہر وغضب کس نافرمانی کی وجہ سے ہم پر نازل ہو جائے۔

(۳)اپنے ولیوں، محبوبوں کو عام لوگوں میں پوشیدہ رکھا کہ لوگ ہر انسان کی قدر و منزلت کرتے رہیں۔

(۴)کونسی دعا قبول فرمائے گا اور کونسی نہیں اسے بھی چھپا رکھا۔ تاکہ اس کے بندے اس سے ہر مرتبہ رو، گڑگڑا کر اس امید پر دعا کریں کہ شاید یہ قبول ہو جائے۔

(۵)اسم اعظم کو اپنے اسماء میں پوشیدہ رکھا تاکہ وہ اللہ عزوجل کو اس کے تمام اسماء سے پکاریں۔

(۶)نماز وسطی کو نمازوں میں پوشیدہ رکھا کہ تاکہ اس کے حصول کی امید میں تمام نمازوں کی حفاظت کریں۔

(۷)توبہ کی قبولیت کو بھی پوشیدہ رکھا تاکہ بندہ ہر ہر طرح اپنے رب کے حضور توبہ واستغفار کرتا رہے۔

(۸)اوقات میں موت کے وقت کو بھی پوشیدہ رکھا کہ بندہ ہمہ وقت اس کی پکڑ سے خوف زدہ رہے اور ہر وقت اللہ جل مجدہ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کی تیاری میں مصروف رہے۔

(۹)سالوں میں قیامت کے سال کو بھی پوشیدہ رکھا تاکہ مخلوق اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور حساب وکتاب سے غافل نہ ہوجائے۔(۱۰)اسی طرح شب قدر کو بھی رمضان کی راتوں میں پوشیدہ رکھا تاکہ اس امید میں کہ شاید یہ رات شب قدر ہو شاید یہ شب قدر رمضان کی تمام راتوں میں عبادت کریں۔

گویااللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے کہ ائے بندے میں گناہوں پر تیری جرأت کو بھی جانتا ہوں۔لہذا شب قد متعیّن ہونے کی صورت میں اگر کبھی شہوت تجھے گناہ کنارے لا چھوڑتی،اور تو گناہ میں مبتلا ہوجاتا تو تیرا جان بوجھ کر شب قدر کا احترام نہ کرنا،اس میں گناہوں میں مبتلا رہنا،شب قدر کا علم نہ ہونے کی وجہ سے گناہوں میں ملوث رہنے سے زیادہ برا تھا۔(ماخوذ۔از۔تفسیر کبیر)

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ: " إِنَّهَا لَيْلَةُ سَابِعَةٍ أَوْ تَاسِعَةٍ - وَعِشْرِينَ، إِنَّ الْمَلَائِكَةَ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْأَرْضِ أَكْثَرُ مِنْ عَدَدِ الْحَصَى (مسداحمد)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور سید عالم ﷺ نے لیلۃ القدر کے متعلق ارشاد فرمایا۔وہ ستائیسویں یا انتیسویں رات ہے۔اور اس رات میں اس قدر فرشتے زمین پر اترتے ہیں جن کا شمار نہیں کیا جاسکتا۔

عَنْ عَائِشَةَ، قَالَتْ: قُلْتُ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَاذَا أَقُولُ؟، قَالَ: " تَقُولِينَ: اللهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي "(السنن الکبری للنسائی)

ام المومنین سیدہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کہتی ہیں کہ میں حضور اقدس ﷺ نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ اگر مجھے یہ علم ہوجائے کہ یہی شب ودہے تو میں کیا پڑھوں؟آقا ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ اللهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي-پڑھو۔

عن النبي صلّى الله عليه وسلم «من قرأ سورة القدر أعطي من الأجر كمن صام رمضان وأحيا ليلة القدر» .(تفسیربیضاوی)

تفسیر بیضاوی شریف میں ایک حدیث مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس نے سورہ قدر کی تلاوت کی اسے ایسا ثواب دیا جاتا ہے جیسے اس نے رمضان کے روزے رکھے ہوں اور لیلۃ القدر میں رات بھر نماز میں کھڑا رہا ہو۔

وَقَالَ عَلِيٌّ وَعُرْوَةُ:ذَكَرَالنَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَرْبَعَةً مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ،فَقَالَ (عَبَدُوا للَّهَ ثَمَانِينَ سَنَةً،لَمْ يَعْصُوهُ طَرْفَةَ عَيْنٍ)فَذَكَرَأَيُّوبَ وَزَكَرِيَّا،وَحِزْقِيلَ بْنَ الْعَجُوزِ وَيُوشَعَ بْنَ نُونٍ، فَعَجِبَ أَصْحَابِ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ ذَلِكَ.فَأَتَاهُ جِبْرِيلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ عَجِبَتْ أُمَّتُكُ مِنْ عِبَادَةِ هَؤُلَاءِالنَّفَرِثَمَانِينَ سَنَةً لَمْ يَعْصُوااللَّهَ

طَرْفَةَ عَيْنٍ،فَقَدْ أَنْزَلَ اللَّهُ عَلَيْكَ خَيْرًامِنْ ذَلِكَ ،ثُمَّ قَرَأَ:إِنَّا أَنْزَلْناهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ.فَسُرَّ بِذَلِكَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ(تفسیرقرطبی)

سیدناحضرت علی وسیدناحضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا۔ حضور سید عالم ﷺ نے بنی اسرائیل کے چار عبادت گزاروں کا ذکر فرمایا۔(جنہوں نے اسی سال تک خدا کی عبادت کی اور اس عرصہ میں پلک جھپکنے کی مقدار بھی خدا کی نافرمانی نہیں کی)پھر ایوب ،زکریا، حزقیل بن العجوز،اور یوشع بن نون کا ذکر فرمایا۔ حضور اقدس ﷺ کی یہ بات سن کر صحابہ کرام تعجب میں پڑ گئے کہ(کہ انہوں نے ایسی عبادت کیسے کرلی؟)تو سیدنا حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ کی امت ان لوگوں کے اسی سال تک پلک جھپکنے کی مقدار بھی بلاکسی گناہ میں مبتلا ہوئے عبادت کرنے متعجّب ہے۔ لہذا اللہ جل مجدہ نے آپ پر اس سے بہتر چیز نازل فرمائی ہے۔ پھر سورہ قدر شریف کی تلاوت فرمائی۔ جسے سن کر حضور سید عالم ﷺ مسرور ہو گئے۔

وَقَالَ مَالِكٌ فِي الْمُوَطَّأِ مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ الْقَاسِمِ وغيره: سمعت مَنْ أَثِقُ بِهِ يَقُولُ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُرِيَ أَعْمَارَ الْأُمَمِ قَبْلَهُ، فَكَأَنَّهُ تَقَاصَرَ أَعْمَارَ أُمَّتِهِ أَلَّا يَبْلُغُوا مِنَ الْعَمَلِ مِثْلَ مَا بَلَغَ غَيْرُهُمْ فِي طُولِ الْعُمُرِ، فَأَعْطَاهُ اللَّهُ تَعَالَى لَيْلَةَ الْقَدْرِ، وَجَعَلَهَا خَيْرًا مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ(تفسیرقرطبی)

حضرت ابن القاسم وغیرہ کی رویتوں میں سے ایک سیدناحضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ موطاشریف تحریر فرماتے ہیں کہ۔ ابن القاسم نے کہامجھ سے اس نے بیان کیاجس پر مجھے مکمل بھروسہ ہے کہ۔ حضور اقدس ﷺ نے اگلی امتوں کے لوگوں کی عمریں ملاحظہ فرمائیں توان کے مقابلے اپنے امتیوں کی عمریں کم دیکھیں۔اسی وجہ سے یہ خیال فرمایاکہ میری امت امم سابقہ کی طرح کثرت سے اعمال صالحہ نہ کرپائے گی کیونکہ ان کی عمریں بہت کم ہوں گی ا۔سی وجہ سے اگلی امتیں عمال میں بڑھ جائیں گی۔اس غم کو دور فرمانے کے لیئے اللہ عزوجل نے آپ ﷺ کی امت کو شب قدر عنایت فرمائی۔اور اسے ایک ہزار مہینوں سے بہتر فرمایا۔

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَغَيْرُهُ: أَنْزَلَ اللَّهُ الْقُرْآنَ جُمْلَةً وَاحِدَةً مِنَ اللَّوْحِ الْمَحْفُوظِ إِلَى بَيْتِ العِزّة مِنَ السَّمَاءِالدُّنْيَا، ثُمَّ نَزَلَ مُفَصَّلًا بِحَسْبِ الْوَقَائِعِ فِي ثَلَاثٍ وَعِشْرِينَ سَنَةً على رسول الله ﷺ(تفیسیر ابن کثیر)

سیدناحضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے کہ اللہ عزوجل نے لوح محفوظ میں بیت العزۃ میں یکبار گی قرآن مقدس شب قدر میں نازل فرمایا۔ پھر بیت الزۃ سے حسب ضرورت تھوڑاتھوڑا نبی کریم ﷺ پر تیئیس سال نازل ہوتا رہا۔

زمین کی ظاہری گندگی وگرمی کوختم کرنے کے لئے اللہ تبارک وتعالی بارش کے مہینوں کے علاوہ بھی پانی برساتا ہے اسی طرح رمضان المبارک کے مہینوں کے علاوہ بھی اپنے مومن بندوں کوبخشنے کے لئے درمیان سال بھی کچھ مواقع عنایت فرماتا ہے۔مثلاً یوم عرفہ جس کا روزہ گزرے ہوئے اور آنے والے سال کے گناہوں کا کفارہ ہوجاتا ہے۔یوم عاشورہ، گزشتہ ایک برس کے گناہوں کا کفارہ ہے، شب برأت، شب معراج وغیرہ۔یہ توسال کے بخشش کے بڑے بڑے مواقع ہیں وہ توہر ہفتہ ہمیں عید جمعہ عطافرماتا ہے جس میں ہفتہ کے گناہوں کا صفایا ہوجاتا ہے بلکہ اسنے توروزانہ دن بھر میں پانچ مرتبہ گناہوں کی گندگی کو اپنے دل و دماغ سے دھوڈالنے کا ذریعہ بنا دیا ہے ۔اس تعلق سے دو حدیثیں سماعت فرمالیجئے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: " أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا، مَا تَقُولُ: ذَلِكَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ " قَالُوا: لاَ يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا، قَالَ: «فَذَلِكَ مِثْلُ الصَّلَوَاتِ الخَمْسِ، يَمْحُو اللَّهُ بِهِ الخَطَايَا»(بخاری شریف)

سیدناحضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی ہے کہ انہوں حضوراقدس ﷺ کوفرماتے ہوئے سنا۔ائے لوگواس شخص کے بارے میں تمھاراکیاخیال ہے جس کے دروازے پرصاف وشفاف پانی والی ندی جاری ہواور وہ دن میں پانچ مرتبہ خوب اچھی طرح اس میں غسل بھی کرتا ہو۔کیااس کے بدن میں کچھ میل کچیل رہ جائیگا؟صحابہ کرام نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کے بدن میں کچھ بھی میل باقی نہ رہے گا۔آپ ﷺ نے ارشادفرمایایہی مثال ہے اس مومن شخص کی جودن میں پانچوں فرض نمازیں اداکرتا ہے اس کے بدن سے بھی تمام گناہ ختم ہوجاتے ہیں۔

عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَرَجَ زَمَنَ الشِّتَاءِ وَالْوَرَقُ يَتَهَافَتُ ، فَأَخَذَ بِغُصْنَيْنِ مِنْ شَجَرَةٍ، قَالَ: فَجَعَلَ ذَلِكَ الْوَرَقُ يَتَهَافَتُ، قَالَ: فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ» قُلْتُ: لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ. قَالَ: «إِنَّ الْعَبْدَ الْمُسْلِمَ لَيُصَلِّي الصَّلَاةَ يُرِيدُ بِهَا وَجْهَ اللَّهِ، فَتَهَافَتُ عَنْهُ ذُنُوبُهُ كَمَا يَتَهَافَتُ هَذَا الْوَرَقُ عَنْ هَذِهِ الشَّجَرَةِ»(مسنداحمد۲۱۵۵۶)

سیدناحضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالی عنہ مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ پت جھڑکے موسم میں شہرسے باہرقدم رنجاں ہوئے۔آپ ﷺ نے ایک درخت کی دوٹہنیوں کو پکڑاتو ان سے پتے جھڑنے لگے۔تب حضور اقدس

ﷺ نے فرمایا۔ اےئ ابوذر۔ میں نے عرض کی حاضر ہوں یارسول اللہ ﷺ۔ فرمایا جب کوئی مسلمان خالصا لوجہ اللہ نماز داکرتا ہے تو اس کے بدن سے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے اس درخت سے یہ پتے جھڑتے ہیں۔

کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ رمضان کی ستائسویں شب جو عام طور عوام میں صرف اسے ہی شب قدر مانا جاتا ہے۔ اس اگر کوئی شخص قضائے عمری کی نیت سے چار رکعات نماز پڑھ لے تو اس کی زندگی بھر کی قضا نمازیں ادامان لی جاتی ہیں۔ جس کا سیدھا سا مطلب یہ ہوا سال بھر نمازیں پڑھو یا نہ پڑھو شب قدر میں چار رکعات پڑھ لیں، سب ادا ہوگئیں ۔ تو محترم حضرات بہت ذمہ داری کیساتھ عرض گزار ہوں کہ قرآن و حدیث سے ایسی کسی نماز کا سراغ نہیں ملتا جو سال کے کسی بھی دن، کسی بھی رات، کسی بھی وقت، کسی بھی جگہ، بھلے ہی مسجد حرام میں خانہ کعبہ کے سامنے ہی کیوں نہ ہو، اور کسی کے بھی پیچھے نماز ادا کرنے سے ساری قضا نمازوں کا کفارہ ادا ہو جائے گا۔ بلکہ حکم شرع شریف یہ ہے کہ جس قدر بھی نمازیں آپ پر باقی ہیں اتنی تمام نمازیں دو کے بدلے دو اور چار کے بدلے چار پڑھنا ہی پڑیں گی۔ صرف چار رکعات زندگی بھر کی نمازوں کا کفارہ کیسے بن سکتی ہیں جبکہ کوئی بھی دو رکعات والی نماز چار رکعت والی کا بدل نہیں ہو سکتی۔ لہذا دو کے بدلے دو چار کے بدلے چار ادا کرنا ہی ہوں گی۔

اپنی مخلوق پر اس کا فضل و احسان تو ہمیشہ ہی رہتا ہے مگر یہ خاص خاص مواقع خاص لوگوں (ایمان والوں) کے لئے ہیں تاکہ جب مومن بندہ اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں پہنچے تو گناہوں کی آلودگی سے پاک وصاف ہو۔

جوانوں کے لئے سنہرا موقع

اگر مسلمان اپنی جوانی بھر یعنی طاقت کے زمانے میں حتی الامکان مسجد میں باجماعت نماز ادا کرتا رہے پھر بڑھاپے یا بیماری یا کسی اور شرعی عذر کی بنا پر جماعت میں حاضر نہ ہو سکے تو اللہ تبارک و تعالی اسے جماعت میں حاضری کا ثواب عطا فرماتا ہے کیونکہ اللہ تبارک و تعالی نے ہی بڑھاپا دیا ہے۔ تو جب اپنی قدرت و طاقت بھر بندے نے احکام خداوندی کی

تعمیل میں کمی نہیں کی توخدا کے فضل وکرم سے امید ہے کہ وہ اپنے فضل واحسان میں کمی نہ فرمائیگا۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔

فَقَالَ لَهُ أَبُو بُرْدَةَ: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى مِرَارًا يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: " إِذَا مَرِضَ الْعَبْدُ , أَوْ سَافَرَ كُتِبَ لَهُ مِنَ الْأَجْرِ مِثْلُ مَا كَانَ يَعْمَلُ مُقِيمًا صَحِيحًا--(بخاری۲۹۹۶)

لہذا جو شخص اپنی طاقت وجوانی بھر سخت گرمی وسردی میں روزہ رکھتا رہا۔ اب بڑھاپے، کمزوری، یا بیماری کی وجہ سے بھلے ہی شرعی طور پر اس پر روزہ رکھنا فرض نہیں رہا، مگر خدائے پاک اپنے خزانہ کرم سے اسے روزہ رکھنے کا ہی ثواب عطا فرمائیگا۔ اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ جن کی عمریں اس وقت پچاس پچپن سے زیادہ نہیں ہیں اور وہ زندگی بھر رمضان میں روزے رکھتے رہے ہیں۔ یا جن رمضانوں میں چھوٹے تھے تو چھوٹنے پر توبہ کرلی ہو اور ان روزوں کی قضا ادا کرلی ہو۔ تو ایسے حضرات اگر چھ سال ان سخت گرمیوں کے روزے برداشت کرلیں تو چھ سال کے بعد مارچ کے مہینہ میں روزے آجائیں گے جو کہ معتدل ہوتا ہے اور پھر سردیوں میں اور پھر سخت گرمیوں میں آتے آتے تقریبًا تیس سال لگ جائیں گے۔ اولاً تو تراسی (۸۳) برس سے زیادہ جئیں گے نہیں۔ اور جئیے بھی تو بڑھاپے کی وجہ سے ان پر سے روزہ رکھنا معاف ہوگا۔ مگر ثواب روزہ رکھنے کا ہی پائیں گے۔ تو پھر خوف ووہشت کو چھوڑ کر کمر بستہ ہوجائیے اور پوری کوشش کیجئیے کہ ایک بھی روزہ چھوٹنے نہ پائے اور سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کی پسند کو اپنی پسند بنائیے وہ فرماتے ہیں۔

حُبِّبَ اِلَیّ مِنَ الدُّنیاَ ثَلٰثُ. اَلخِدمَةُ لِلضَیفِ وَالضَّربُ بِالسَّیفِ وَاَلصَّومِ فِی الصَّیفِ (منبہات ابن حجر باب ثلاثی) دنیا کی تین چیزیں ایسی ہیں جن کی محبت میرے دل میں ڈال دی گئی ہے (۱) مہمانوں کی خدمت کرنا (۲) تلوار کے ذریعہ جہاد کرنا (۳) اور سخت گرمیوں میں روزہ رکھنا۔ تو ہم آپ بھی ان سخت گرمیوں میں روزہ رکھ کر اپنی غلامی کا ثبوت دیں صرف یاعلی کا نعرہ لگانے پر ہی اکتفا نہ کریں۔

منافق وریاکار روزہ نہیں رکھ سکتا

نماز دکھاوے کے لیئے ادا کی جاسکتی ہے زکوۃ میں ریاکاری وشہرت کا شائبہ ہوسکتا ہے۔حج بھی اپنے نام کے آگے حاجی جی کا تمغہ لگانے اور دوسرے غریبوں پر تفوق وبرتری جتانے کے لئے ہوسکتا ہے۔جہادو تبلیغ بھی بہادری وایثار کا شہرہ حاصل کرنے کے لئے کئے جاسکتے ہیں۔مگر روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو رات کی تاریکی وتنہائی سے شروع ہوتی ہے اور غروب آفتاب تک ایک سکنڈ کے لئے بھی اس سے آزادی نہیں۔اور اس درمیان مسلمان بازاروں، جنگلوں، باغات میں ہوتا ہے۔اپنے گھر کے کسی گوشے میں بھی اور لوگوں کے سامنے بھی ہوتا ہے اور تنہا بھی۔ایسی صورت میں اگر وہ سخت بھوک وپیاس کی حالت میں بھی کھانے پینے سے باز رہتا ہے تو وہ صرف خوف خدا ہے لہذا منافق وریاکار کبھی روزہ رکھ ہی نہیں سکتا روزہ تو صرف خوف خدا رکھنے والا مومن ہی رکھے گا اسی لئے خدائے قدوس نے خود حدیث قدسی میں ارشاد فرمایا

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَقُولُ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ الصَّوْمُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ يَدَعُ شَهْوَتَهُ وَأَكْلَهُ وَشُرْبَهُ مِنْ أَجْلِي وَالصَّوْمُ جُنَّةٌ وَلِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ فَرْحَةٌ حِينَ يُفْطِرُ وَفَرْحَةٌ حِينَ يَلْقَى رَبَّهُ وَلَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللهِ مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ(بخاری شریف)

سیدنا حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ حضور رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ عطا فرماؤں گا (یا میں ہی اسکا بدلہ ہوں) کیونکہ بندے نے شہوت، کھانا، پینا ،میری وجہ سے چھوڑا ہے۔اور روزہ اس کے لیئے (جہنم سے) ڈھال ہے۔اور روزہ دار کے لیئے دو خوشیاں ہیں۔ایک خوشی افطار کے وقت ددوسری جب وہ اپنے رب سے ملاقات کریگا۔اور روزہ دار کے مونھ کی بو خدا کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

نماز کا بدلہ، حج کا بدلہ، جنت۔زکوۃ کا بدلہ جنت۔حتی کہ ایمان کا بدلہ بھی جنت۔جہادو تبلیغ کا بدلہ بھی جنت۔مگر روزہ کا بدلہ جنت ہی نہیں بلکہ خالق جنت ہے۔

ایک واقعہ

ایک بادشاہ غالبًا ھارون رشید یا محمود غزنوی علیہ الرحمۃ الرضوان نے اپنا دربار سجایا جس میں سونا چاندی ہیرے جواہرات ریشمی ملبوسات وغیرہ سبھی کچھ تھا۔ پھر اعلان کر دیا کہ جو بھی یہاں موجود ہے جس چیز پر ہاتھ رکھ دیگا وہ چیز اسی کی ہے۔ تو ہر شخص نے اپنی پسند کے مطابق کسی نے سونے کے زیور، تو کسی نے چاندی کے ڈھیر، کسی نے جواہرات پر ہاتھ رکھا، تو کسی نے ریشمی شاہی ملبوسات پر، جس نے جس چیز پر ہاتھ رکھا وہ اسے دے دی گئی۔ مگر ایک باندی ایسی بھی تھی جس نے کسی چیز پر ہاتھ نہ رکھا۔ بادشاہ نے اس سے کہا۔ کیا تجھے مال و دولت نہ چاہیئے ؟ جا جو چیز پسند آئے لے لے۔ اسنے مؤدبانہ عرض کی۔ حضور جس چیز پر ہاتھ رکھوں گی وہ مجھے ملے گی ؟ بادشاہ نے شاہانہ جلال سے کہا۔ بیشک تجھے وہ چیز ضرور ملے گی۔ تو فوراً ہی اس باندی نے بادشاہ پر ہی ہاتھ رکھ دیا۔ اور عرض کیا حضور مجھے سونا چاندی جواہرات و ملبوسات نہ چاہیئے بلکہ میں تو آپ ہی کو چاہتی ہوں لہذا مجھے آپ ہی چاہیئے۔

(نتیجہ) وہ باندی اگر سونا پر ہاتھ رکھتی سونا ملتا، چاندی پر رکھتی چاندی۔ غرض جس سامان پر ہاتھ رکھتی صرف وہی چیز اس کی ہوتی مگر اسنے جب مالک سلطنت کو ہی اپنا لیا تو سب کچھ ہی اس کا ہو گیا۔ اس طرح روزے دار کو جب اس کے روزے کا بدلہ خود خالق جنت و خالق و حور و غلمان ہی مل جائے بھلا بتایئے خالق کے آگے ان مخلوقات کی حقیقت ہی کیا؟

صدقہ فطر ادا کرنے کا فائدہ

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ: «فَرَضَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَكَاةَ الْفِطْرِ طُهْرَةً لِلصَّائِمِ مِنَ اللَّغْوِ وَالرَّفَثِ، وَطُعْمَةً لِلْمَسَاكِينِ، مَنْ أَدَّاهَا قَبْلَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ زَكَاةٌ مَقْبُولَةٌ، وَمَنْ أَدَّاهَا بَعْدَ الصَّلَاةِ، فَهِيَ صَدَقَةٌ مِنَ الصَّدَقَاتِ»(ابوداود شریف)

سیدنا حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا۔ حضور سید عالم ﷺ نے روزہ دار کو لغو، بیہودہ باتوں، سے پاک کرنے کے لیئے اور مسکینوں کے کھانے اور دیگر ضروریات کی تکمیل کے لیئے صدقہ فطر فرض

کیاہے۔لہذا جواسے عیدکی نماز سے پہلے اداکرے گاتویہ اس کے لیئے مقبول صدقہ ہوگااور جواسے نمازکے بعد اداکرے گاتویہ بھی عام صدقات میں سے ایک ہوگا۔

اللہ تبارک وتعالی کے مقدس رسول کریم ﷺ نے صدقہ فطراداکرنے کاحکم فرمایاہے۔اور آپ ﷺ نے اس کی وجہ بھی بیان فرمائی کہ صدقہ فطرغریبوں کے لئے کھانے،کپڑے کا ذریعہ ہے۔اور تمہیں دینے سے یہ فائدہ ملے گاکہ روزہ رکھنے کے درمیان جوگناہ صغیرہ یاخلاف اولی کوئی کام ہوگیاتواس سے روزوں کے ثواب میں جوکمی واقع ہوتی ہے اسے پوراکردیتاہے۔میرامشورہ یہ ہے کہ صدقہ فطرشروع یادرمیانی رمضان میں اداکردیناچاہئیے تاکہ غریب و محتاج لوگ کپڑے بنواسکیں۔اوران کی سحری وافطار کاانتظام ہوسکے اور مسجدمیں نمازعیدکے لئے آئیں سب ہی نئے کپڑے پہنے ہوں وہاں کسی کوشرمندگی یااحساس کمتری کااحساس نہ ہواوریہی مساوات خداوندقدوس ہم سے چاہتاہے۔

محترم حضرات صدقہ فطرعیدوالے دن،یااس سے ایک دودن پہلے بھی اداکرنے سے اداہوجائے گا،آپ کے یہاں کوئی غریب خود چل کرلینے آئے تب بھی ادا ہوجائے گا۔اور آپ خود چل کرغریب کے گھردینے جائیں تب بھی اداہوجائے گااورآپ کوثواب بھی مل جائے گا۔لیکن اپنے تجربے کی بنیادپرمیراکہناہے کہ جومزہ خودجاکردینے میں ہے وہ گھرآئے ہوئے سوالی کودینے میں نہیں ۔اپنی ضروریات کے ہاتھوں مجبور ہوکرکسی مالدارکے دروازے پرجانے کے لیئےکسی غیرت مند انسان کوکتنی مرتبہ اپنی خودداری کوقتل کرناپڑتا ہے ۔ اس کا اندازہ ہربا غیرت انسان کرسکتاہے۔کوئی بے غیرت تواس کااندازہ بھی نہیں کرسکتا۔

لپٹ کے روئی بہت مفلسی سے خودداری　　　　کسی کمینے کوجب عالی جاہ کہنا پڑا

(عالیجناب قابل کدوروی)

صدقات وخیرات خودجاکردینے بلکہ اپنے بچوں کے ہاتھوں سے دلوانے میں دوہرافائدہ ہے۔صدقہ کرنے کاثواب آپ کوتوملے گاہی کیونکہ آپ کی کمائی ہے اور آپ ہی کے علم یاحکم سے دیاجارہاہے۔آپ کی اولادکوبھی ملے گاالغرض

صدقات وخیرات کی نیت سے جو رقم آپ کے ہاتھ سے نکل کر فقیر کے ہاتھ پہونچنے تک جن جن ہاتھوں سے ہوکر گزرے گی۔ سب کو ثواب ملے گا۔ اگر آپ خود ہی ادا کردیں گے تو بیوی بچے سبھی ثواب سے محروم ہوجائیں گے کیونکہ کمائی آپ کی آپ نے ہی دی ہے دوسرے کا کوئی دخل نہیں۔ جن ہاتھوں سے بھی صدقہ ہوکر گزرے گا سبھی سے اللہ عزوجل بلائیں مصیبتیں دور فرمادے گا۔ اپنے قہروغضب سے محفوظ ومامون رکھے گا۔ ایک بڑا فائدہ یہ بھی ہے کہ بچوں کو اللہ جل شانہ کی راہ میں خرچ کرنے کی ترغیب ملے گی جو آپ کے لیئے بھی ایصال ثواب کا ذریعہ ہوگا۔

میں اپنے بھائیوں میں سب سے بڑا ہوں مجھے اچھی طرح یاد ہے کہ میں پانچ ،چھ سال سے زیادہ کا نہیں تھا تب بھی والدصاحب قبلہ دام ظلہ العالی شروع یا در میان رمضان میں مجھے روپۓ دیکر اس حکم کیساتھ مستحقین کے گھر بھیجتے تھے ۔کہ ایک فطرہ کے روپۓ فلاں کو دو کو فلاں کو وغیرہ۔ میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ میرے گھر کوئی فطرہ مانگنے آیا یا ہو۔ اور الحمدللہ یہ سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ عشر، فطرہ، زکوۃ، قربانی کا گوشت، کپڑے وغیرہ خود ہی بچوں سے ضرورت مندوں کے گھر بھیجا جاتا ہے۔

اشہدان لاالہ اللہ وحدہ لاشریک لہ واشہدان محمدا عبدہ ورسولہ ۔واستغفراللہ من کل ذنب واتوب الیہ ۔

Mo-9695857823